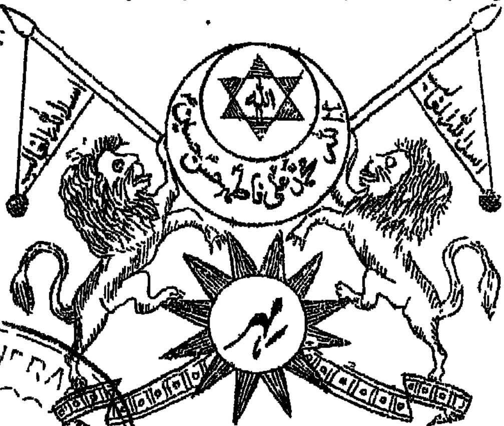
ہدیہ قبلہ مطلع حافظ سید عبد الجلیل صاحب ... رئیس مارہرہ (۳۱) م



نشور المسرت

۱۳۲۷ھ

در بیان شادی کتخدائی آغا فیاض حسین میرزا قزلباش سلمہ

فرزند دلبند

آغا قاسم حسین میرزا قزلباش جاگیردار و وائسریگل درباری

کورٹ انسپکٹر و ہیڈ ماسٹر پراونشل پولیس ٹریننگ اسکول

مراد آباد

جناب داروغہ سید محمد صاحب پروپرائٹر مطبع ہذا

تصویر عالم پریس لکھنؤ ڈیوڑھی آغا میر میں چھاپا

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله المتفضل بنعمائه السابغة على الاغنياء والمحاويج + المتكرم بالائه البالغة على التتابع والتدريج + سبحانه من راحم افضل على ارباب الكرب والنوائب بالتنفيس والتفريج + وما اعظم شانه من مفضل النعم على اصحاب الذنوب والكوارث بالتطييب والتاريج + وصلى الله على سيدنا ابى القاسم محمد المصلح بدينه القويم كل امر مريج + المسدد بشرعه المستقيم كل زيغ وتعويج + المسكن باغاثته كل نحيب ونجيج + النافى باستدراكه كل صراخ وضجيج + وعلى اله الطيبين الطاهرين المروجين شريعته الغراء باتم الترويج + المخرجين ملته البيضاء باجل التخريج + لا سيما سيدنا و مولانا امير المومنين المزوج لعظمه فى السماء باعظم التقرين والتزويج + المحرج لزهده فى الدنيا باكمل التضييق والتحريج + هو الذى احيى ارض الدين فربت وانبتت من كل زوج بهيج + واخصب بنباطل الطائف كمثل غيث اعجب الكفار نباته ثم يهيج + صلوة زاكية فائحة الطيب والاريج + نابجة مبيجه

واقية من السعير كل لهيب و انيجح

اللہ کا ہزار ہزار احسان ہے کہ بہ تصدق حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام مجھ کو یہ موقع کرامت فرمایا کہ مین اس کتاب کو ترتیب دون اور وہ موقع مسرت انگیز میرے بڑے بیٹے آغا فیاض حسین میرزا قزلباش سلمہ اللہ تعالیٰ کی تقریب شادی کتخدائی ہے۔

سب سے پہلے مین خدام والا مقام سرکار شریعت مدار جناب قدسی مآب فیض انتساب حضرت قبلہ وکعبہ صدر المحققین ابی الفضل نجم الدین آقا السید ناصر حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان لازالت شموس افاداتہ بازغۃ بہ ادب تمام شکریہ ادا کرتا ہون کہ خطبہ مندرجہ بالا بکمال شفقت و عاطفت اس رسالہ کے واسطے عطا فرما کر میری عزت افزائی فرمائی۔

یہ کتاب جو مین ترتیب دے رہا ہون اور جسکا اسم تاریخی مین نے منشور المسرت ۱۳۴۷ رکھا ہے کوئی نئی بات نہین ہے جسکے موجد کہلائے جانے کا مجھے فخر ہو بلکہ میرے خاندان مین ایسے تقریبات اور اس سلسلہ تصنیف و تالیف کی یہ تیسری جلد ہے۔ ہان ما البتہ مجھے اس امر کے قبول کرنے مین کوئی عذر نہین ہے کہ مولف کی قابلیت کے لحاظ سے ہرگز اس پایہ کی نہین ہو سکتی کہ جیسی اس سے پہلے کی دونون جلدین قابل قدر تحسین اور وقعت کی نظر سے پبلک نے ملاحظہ فرمائین۔ اول کتاب آئین کی شبیہ عشرت ۱۳۱۲ (تاریخی نام) ہے جو بہ تقریب عقد جناب قبلہ وکعبہ آغا سخاوت علی بیگ صاحب[1]

---

[1] سنہ ۱۰ ماہ شوال سنہ ۱۲۶۵ھ بمقام فرخ آباد پیدا ہوئے۔ ۱۴ شوال سنہ ۱۳۲۵ھ بحالت تحصیلداری ... انتقال فرمایا۔ عقب عیدگاہ دفن ہوئے۔

قزلباش المتخلص بہ ضیا مرحوم والد ماجد مؤلف و متعلق ولادت مولف حضرت قبلہ دادا صاحب مرحوم جناب قبلہ میرزا حاتم علی بیگ[۵۱] صاحب قزلباش المتخلص بہ مہر نے تحریر فرمائی اور بماہ ستمبر ۱۸۷۶ء مطبع مصدر اللطائف ایٹہ مین چھپی دوسرا رسالہ مسمیٰ بہ اسم تاریخی نغمت المسرت ۱۲۹۱ ہے جسمین مولف کے ختنہ اور بسم اللہ کی تقریبات کے حالات حضرت قبلہ و کعبہ دادا صاحب مرحوم نے تحریر فرمائے۔ اور مطبع الٰہی آگرہ مین جناب معظمی محمد چھوخان صاحب مرحوم نے (جو جناب قبلہ و کعبہ والد مرحوم کے صادق دوست تھے) چھاپا۔

مولف کا عقد ۱۸۸۶ء مین جناب قبلہ نواب سید محمد مصطفٰی صاحب مرحوم المعروف بہ جناب قبلہ نواب سید میرن صاحب رئیس لکھنؤ کی چھوٹی صاحبزادی سے ہوا یہ وہ زمانہ ہے کہ جناب قبلہ دادا صاحب مغفور و جناب قبلہ والد صاحب مرحوم کا انتقال ہو چکا تھا۔ جناب معظمہ و محترمہ والدہ صاحبہ مدظلہا نے میری شادی بہت دھوم دھام سے کی۔ میرے ماموں جناب قبلہ میر بادشاہ علی صاحب[۵۲] لقا مرحوم اور میرے خالہ زاد بھائی جناب میر فرزند حسن صاحب[۵۳] جلیل نے شاہزادگان

---

[۵۱] سابق منصف چنار خیر خواہ سرکار و وائسریگل درباری و جاگیردار و آنریری مجسٹریٹ آگرہ۔ ابن جناب قبلہ میرزا فیض علی بیگ صاحب قزلباش سابق تحصیلدار کھیر و کہنہ وی بزمانہ دی آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی۔ خلف حضرت قبلہ رکن الدولہ میرزا مراد علیخان بہادر قزلباش اصفہانی ناظم دلمنتو رات بریلی و مصاحب خاص با اختصاص نواب شجاع الدولہ بہادر ۱۲۳۰ھ مین بمقام علیگڈھ پیدا ہوے اور ۲۰ شعبان ۱۲۹۳ھ بمقام ایٹہ انتقال فرمایا۔ امام باڑہ اسد علی کے صحن مین دفن ہوے۔

[۵۲] اکتوبر ۱۹۰۹ء مین گورنمنٹ عالیہ نے آرمز ایکٹ اسلحہ سے مستثنیٰ فرمایا

[۵۳] ۱۳ رجب ۱۳۲۳ھ بمقام لکھنؤ انتقال فرمایا اور اپنے والد جناب میر وزیر علی صاحب جنت مکان مرحوم کے پہلو مین اندرون مسجد جناب ضیا مرحوم واقع محلہ احاطہ سنگی بیگ متصل آیت شہر لکھنؤ دفن ہوے۔

و رؤسائے لکھنؤ کو مدعو فرمایا اور دنیا کی رسم کے موافق بہت ہی شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ لیکن اُسوقت جناب قبلہ دادا صاحب و جناب قبلہ والد مرحوم کہاں تھے کہ اس تقریب کے متعلق بھی کوئی کتاب مرتب کیجاتی۔

یہاں یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مین اپنی سسرال کا کچھ حال بھی لکھدون میرے خسر جناب قبلہ نواب سید محمد اکبر خانصاحب المعروف بہ جناب قبلہ نواب سید نواب میرزا صاحب مغفور کے صاحبزادہ تھے اور اپنے حقیقی چچا جناب قبلہ نواب سید محمد حسن خانصاحب بہادر رسالہ دار کی صاحبزادی سے منسوب تھے۔ یہ دونون صاحب جناب نواب افتخار الدولہ امتیاز الملک سید احمد علیخان صاحب بہادر عرف نواب میر آفتاب صاحب نیشاپوری کے پوتے تھے۔ جنکا سلسلہ نسب حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے بفاصلہ ۲۵ پشت جاکر ملتا ہے۔

۱۸۹۰ء مین فیاض حسین میرزا سلمہ بمقام لکھنؤ پیدا ہوے۔ جبکہ ان صاحبزادہ کا سن ۱۶۔۱۷ سال کا ہوا اُسی وقت سے جناب معظمہ والدہ صاحبہ مدظلہا کو اور نیز میرے گھر مین فکر انکی شادی کی شروع ہوئی۔ زمانہ کی رفتار اور دیگر حالات نظر کرکے مین نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ جبتک فیاض حسین میرزا سلمہ اپنے قوت بازو سے اسقدر قابلیت نہ پیدا کر لینگے کہ اپنا اور اپنے بی بی بچون کا بار خود اُٹھا سکین مین انکی شادی نہ کرونگا۔ مین نے استقلال کے ساتھ اس ارادہ کو بفضلہ پورا کیا۔ گو مستورات کو جلدی تھی کہ شادی جسقدر ممکن ہو جلد کر دیجاے

ف ہمشیرہ صاحبہ نواب ناظم الدولہ بہادر وزیر اودھ کے خویش تھے۔

مگر مینے زمانہ تعلیم[1] مین قبل امتحان جو کہ دسمبر ۱۹۰۹ء مین ہونے والا تھا قطعی شادی
کرنا نامناسب سمجھا۔ تاہم مجھے بھی اب فکر ہوئی اور کوشش شروع کر دی۔
اکثر ایسے خاندان ملے کہ جہان دولت بہت مگر حسب دلخواہ نسب مین خرابی مینے
ایسے مقامات کو پسند نہین کیا۔ مال کے لالچ سے اپنے نسب کو خراب کرنا میرے
خیال مین سخت نامناسب ہے۔ دنیا مین صرف روپیہ ہی ایک چیز عزت کی
نہین ہے انسان کو ہمیشہ اپنے خون کو جہانتک ممکن ہو پاک رکھنے کی کوشش
کرنا چاہیے اور یہی مین اپنی نسل کو ہدایت کرتا ہون۔ روپیہ وہ روپیہ ہے
جو ہم اپنے قوت بازو سے بوجہ حلال پیدا کرتے ہین۔ دوسرے کے مال پر
نظر ڈالنا کم ظرفی و کم ہمتی ہے۔ طالب مال و جمال محروم۔
الغرض لکھنؤ کے نامی گرامی معزز طبیب و رئیس جناب حکیم سید صفدر حسین صاحب[2]
مرحوم کی چھوٹی صاحبزادی کے ساتھ نسبت قرار پائی۔ حکیم صاحب مرحوم
جناب قبلہ میر باقر علیصاحب مرحوم رسالدار کے چھوٹے صاحبزادہ اور
جناب قبلہ سید حسین میرزا صاحب المتخلص بہ عشق نامی گرامی شاعر و مرثیہ گو
لکھنؤ کے خویش اور جناب قبلہ حکیم سید حیدر حسین صاحب مرحوم کے چھوٹے
بھائی تھے۔ گفتگو طے ہو جانے پر مین حضرت قبلہ و کعبہ صدر المحققین آیۃ اللہ
فی العالمین ابوالفضل نجم الدین مولانا مولوی آقا السید ناصر حسین صاحب

---

[1] میرے مربی عالیجناب مسٹر ڈگلس۔ ایم اسٹریٹ صاحب بہادر ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس نے لغرض تعلیم
درجہ سب انسپکٹری پولیس ٹریننگ اسکول مین فیاض حسین مرزا اسلم کو بھجوا دیا تھا۔
[2] سابق طبیب اول شفاخانہ شاہی یونانی چوک لکھنؤ جو کہ باعتبار قابلیت و لیاقت و حذاقت کے
یکتائے عصر و فرید دہر تھے۔

دامت برکاتہم العالی مجتہد العصر کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوا۔ جناب نے استخارہ فرمایا مطلق بہتر آیا۔ مجھے مبارکباد ارشاد فرمائی۔ شکریہ ادا کرکے بخوشی سیتاپور واپس آیا۔

الحاصل یکم رمضان المبارک ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۹۱۹ء تاریخ عقد مقرر ہوئی ہم سب سیتاپور سے لکھنؤ آئے۔ نوشاہ مرادآباد سے بلائے گئے۔

یوم عقد خاص خاص اعزا و احباب غریب خانہ (واقعہ محلہ احاطہ سنگی بیگ متصل محلات شہر لکھنؤ مکان جناب قبلہ میر وزیر علی صاحب صبا مرحوم) پر تشریف لائے اور بہمراہی نوشاہ قریب ۹ بجے شب کے دولھن سلمہا کے مکان پر پہونچے۔ دولھا سلمہ کے واسطے تخت پر نفیس فرش کیا گیا تھا اور ہم سب کے واسطے کرسیون کی نشست تھی۔

جناب قبلہ و کعبہ مولوی آقا السید ناصر حسین صاحب مدظلہ دولھن کی طرف سے اور جناب قبلہ و کعبہ مولوی آقا السید باقر صاحب مدظلہ دولھا کی جانب سے عقد پڑھنے کے واسطے تشریف لائے۔ عقد پڑھا گیا۔ مبارک مبارک کی دھوم ہوئی۔

پولیس ٹریننگ اسکول مین متعلمان کا جو سب انسپکٹری کے واسطے جاتے ہین دسمبر کے اول ہفتہ مین امتحان ہوتا ہے۔ اسی خیال سے ۴ دسمبر ۱۹۱۹ء مطابق یکم ذالحجہ ۱۳۳۷ھ تاریخ رخصتی مقرر کی گئی۔

جب سے اس تقریب کا سلسلہ شروع ہوا تھا میرے اکثر احباب و اعزا مصر تھے کہ جلسہ رقص و سرود بھی ضرور ہو۔ مین اکثر ٹال دیتا تھا لیکن جب جواب دینے پر مجبور کیا جاتا تھا تو صاف انکار کر دیتا تھا۔ بعض احباب

ناخوش بھی ہوئے۔ تاہم مین نے ان حضرات کی خوشی کو احکم الحاکمین کی
خوشی پر مقدم نہین رکھا اور استقلال کے ساتھ ناچ رنگ کے نہ کرنے پر قائم رہا
کیونکہ علاوہ حرمت شرعیہ کے مین نے اسمین کوئی خوبی نہین دیکھی۔ سیکڑون
گھر اسکی بدولت تباہ ہو گئے۔ خرابی اخلاق کا یہ پہلا زینہ ثابت ہوا میرا
ایک خیال یہ بھی تھا کہ اس مبارک موقع پر مین اس حرام رسم کو مسدود کرنے
سے ایک نظیر قائم کر دون۔ اکثر میرے احباب و اعزا میرے ہم خیال بھی تھے
جنکا مین شکر گذار ہون۔

چونکہ میری خواہش تھی کہ بہت ہی سادگی مگر خوش اسلوبی کے ساتھ بطرز لائق
ان مراسم کو انجام دون لہذا مین نے عالیجناب مسٹر پیری۔ ایم۔ ای۔ این۔ [illegible] صاحب بہادر
سپرنٹنڈنٹ پولیس سیتاپور سے ایک چٹھی بنام عالیجناب مسٹر ایچ۔ انچ۔ شارپ صاحب بہادر
سپرنٹنڈنٹ پولیس لکھنؤ حاصل کی اور لکھنؤ پہونچکر خدمت ممدوح مین حاضر ہوا آپ
بکمال عنایت پیش آئے۔ پولیس کا بنڈ عطا فرمایا۔ مکرمی رائے بہادر سردار بل سنگھ صاحب
کوتوال شہر لکھنؤ کو بغرض انتظام جلوس سول پولیس تحریر فرمایا۔ رقعہ شادی گلابی
کارڈ و نیز چھپوائے گئے۔ کارڈ کا مضمون

بسم

جناب والا

بتاریخ ۳۰۔ ذیقعدہ یا یکم ذیحجہ ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۴ دسمبر ۱۹۰۹ء بروز سہ شنبہ بعد
مغرب بتقریب کتخدائی نور العین فیاض حسین میرزا قزلباش سلمہ اللہ غریب خانہ واقع محلہ احاطہ
سنگی بیگ متصل نخاس تشریف فرما ہو کر تناول ما حضر و شرکت بزم احباب سے معزز و ممتاز فرمائیے فقط

المکلف

قاسم حسین میرزا قزلباش (کورٹ انسپکٹر سیتاپور)

چونکہ خالی خولی محفل مین محض بانتظار کھانے کے بیٹھنا خوشگوار نہوتا لہذا مینے صحبت مشاعرہ (سہرون کی) اس موقع پر قرار دی اور جناب قبلہ نواب سید محمد بہادر حسین خانصاحب انجم مدظلہ نے جو میرے چچیا خسر اور اوستاد ہین مصرع طرح "کیا مبارک ہے یہ دلہا کا سہرا" عنایت فرمایا جو حضرات شعرا کی خدمت مین پشت کارڈ پر تحریر کرکے بھیجا گیا۔

نور نظر آغا فیاض حسین ببرز اسلمہ کے بعد امتحان مرادآباد پولیس ٹرننگ اسکول سے بفضلہ کامیاب واپس آنے پر مانجھے۔ ساچق۔ مہندی کے مراسم ادا کیے گئے۔ باہر سے تشریف لانے والے مہمانون کے واسطے پہلے سے بلحاظ قومیت جملہ آسائش کا سامان علحدہ مکانات مین کر لیا گیا تھا جہان اُن حضرات نے قیام فرمایا۔ محفل کے لیے ایک بہت بڑا شامیانہ نصب کیا گیا تھا جسکے پہلو مین چار شامیانے اور تھے جنمین کھانے اور چاے کا سامان تھا۔ صاحبان ہنود کے لیے سنگت کے مندر مین دعوت وچاے نوشی کا انتظام علحدہ تھا۔ محفل بہت ہی سادگی سے سجی گئی کل فرش دری چاندنی کا تھا صرف نوشاہ کے واسطے زردوزی مسند وتکیہ بچھایا گیا۔ اس بزم کو رونق بخشنے والے میرے معزز مہمان مجتہدین عظام۔ شاہزادگان۔ راجگان رؤسا و امرا و شرفاء و شعرا و حکام لکھنؤ و سیتاپور و بارہ بنکی وغیرہ تھے۔

مین نے مشاعرہ کی غزل جناب قبلہ داداصاحب مرحوم سے جو تقریب جشن ختنہ مولف تصنیف فرمائی تھی شروع کیا بعدازان دیگر شعراء عظام نے اپنے اپنے سہرے جو اس تقریب کے لیے تصنیف فرمائے تھے پڑھے صحبت مشاعرہ

و جلسہ ختم ہوا۔ مین اپنے جمیع معزز مہمانون کا بکمال ادب تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون
کہ زحمت فرما کر تشریف لائے اور میری عزت افزائی فرمائی۔
صبح سویرے سے برات کی روانگی کا انتظام شروع ہوا۔ دس بجتے بجتے میرے
تمام معزز مہمان تشریف لے آئے پولیس کا جلوس اور باجہ بھی آگیا جس کا
انتظام پہلے سے ہوچکا تھا۔ اس موقع پر مین اپنے قدیم کرم فرما فخر قوم
عالیجناب مستطاب معلے القاب مستغنی عن الخطاب دی آنریبل سر راجہ
محمد علی محمد خانصاحب بہادر خان بہادر کے۔سی۔آئی۔ای۔ والی ریاست
عالیہ محمود آباد کا ممنون و مشکور ہون کہ اپنا خاص سوارون کا دستہ
بغرض جلوس مرحمت فرمایا۔
برات کی روانگی پر میرا ارادہ ہرگز نہ تھا کہ چوک سے خواہ مخواہ برات لیجائی جائے
مگر احباب کے اصرار نے اور اس خیال نے بھی کہ زیادہ دلشکنی ہو مجبور کیا
برات اکبری دروازہ سے ہوکر چوک کو طے کرتی ہوئی بڑی سڑک سے
گزر کر تخمیناً ایک بجے دولھن سلمہا کے مکان پر پہونچی برات گیارہ بجے
اس ترتیب سے روانہ ہوئی۔ اول نشان کا ہاتھی اسکے بعد راجہ صاحب
بہادر کے یہان کے وردیان پہنے ہوئے سوار اسکے بعد پولیس کا بینڈ اسکے
بعد کانسٹبلان و ہیڈ کانسٹبلان پولیس اپنے فل دریس مین قطار در قطار
دور تک۔ اسکے بعد میرے مکرم دوست جناب بابو جوالا پرشاد صاحب
انسپکٹر پولیس و دیگر سب انسپکٹر صاحبان پولیس اپنے یونی فارم مین
فل‌ڈریس مین سوار اُنکے بعد تمام دان مین دولھا سلمہ کے بھائی سوار تھے۔ اسکے بعد

دولھا سلمہ کا ہاتھی جسپر نوشہ کے ہمراہ اُنکے ماموں زاد بھائی نواب سید
عنایت حسین خانصاحب المعروف بہ نواب بیا صاحب سلمہ سوار تھے اور
خواصی مین میرا پرانا ملازم اور کارندہ محمد بیگ تھا۔ دوسرے ہاتھی پر اور بچّے
سوار تھے اسکے بعد دور تک گاڑیون کی قطار تھی جن مین مہمان سوار تھے
سب سے آخر مین ان گاڑیون کے پیچھے لکھنؤ کے رواج کے موافق دور تک
فنسون کی قطار تھی۔ مین معہ جناب قبلہ ماموں سید حیدر رضا صاحب رضوی
و شفیق بھائی جناب نواب سید محمد ولایت حسین خانصاحب المعروف بہ جناب
نواب بنّے صاحب و برادر عزیز سید احمد حسین صاحب رضوی و جناب قبلہ عموی مرزا
رعایت علی بیگ صاحب و جناب محمد امتیاز خانصاحب و بعض دیگر احباب کے ہمراہ برات تھا
لکھنؤ سے شہر مین اس نئے انداز و شان کی یہ برات جہانتک خیال کیا گیا
پہلی تھی شروع سے آخر تک فوجی نظارہ تھا۔

اس جلوس کا فوٹو بھی چند مقامات پر لیا گیا۔

اس مناسبت سے کہ نوشاہ سلمہ چند نامی گرامی شعرا کا لخت جگر ہے صحبت
مشاعرہ سے بہتر اور موزون دوسری بات نہ تھی۔ اور اس مناسبت سے کہ
ایک انسپکٹر پولیس کے بیٹے کی شادی مین جو کہ خود بھی سب انسپکٹر پولیس ہو
اس سے بہتر اور مناسب جلوس ہو ہی نہین سکتا۔

برات دولھن سلمہا کے مکان پر پہونچی اور جناب قبلہ میر باقر علی صاحب
مرحوم کی بارہ دری مین بٹھائی گئی۔ براتیون کی آسایش کا معقول انتظام کیا گیا تھا
مین مہمان نوازی جناب قبلہ میر کلب حسین صاحب (عروس کے پھوپھا صاحب)

وجناب[1] حکیم سید جعفر حسین صاحب (جو بعد اپنے والد ماجد مرحوم کے شفاخانہ یونانی شاہی کے ماشاء اللہ طبیب نمبر اول ہیں)۔ وجناب حکیم سید سجاد حسین صاحب وجناب حکیم سید صادق حسین صاحب کا (جو عرصہ دراز تک نواب بیگم صاحبہ مرشد آباد کرون آف انڈیا کے طبیب خاص رہے اور بعد اُنکے انتقال کے اُنکے خویش نواب نصیر الممالک کونسل جنرل ایران ونواب صاحب رئیس کھنگڑہ کے طبیب خاص ہیں) ممنون ہوں قریب ۸ بجے رات کے بعد ختم جملہ مراسم دولھن سلمہا کو بیاہ کر اپنے گھر پر لے آئے۔ خداوند کریم بہ تصدق حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام اس شادی کو مبارک ومسعود کرے اور دولھن دولھا کو شادکام و آباد رکھے۔

این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد

(مشاعرہ)

سہرا مصنفہ جناب قبلہ دادا صاحب میرزا حاتم علی بیگ صاحب مہر جس سے میں نے مشاعرہ شروع کیا۔

بہار شادمانی جبین پہ وہ ہے چمن سہرا
کرے دل کو شگفتہ بنکے نسرین وسمن سہرا
بنایا موتیوں کا ڈھونڈھکر دُر عدن سہرا
ضیائے ماہ انجم ہے فروغ انجمن سہرا
ہوا ہے باغ باغ ایسا کہ عارض سے نہیں ہٹتا

بہم ہیں نیک انجم جبین پہ وہ ہے انجمن سہرا
بنے موج نسیم صبح تیرا جان من سہرا
لب لعلین کے پرتو سے ہوا لعل یمن سہرا
مبارک ہو کہ دولہ کا ہے سوچ کی کرن سہرا
رخ رنگین کو سمجھا ہے ترے اپنا وطن سہرا

[1] برادران عم زاد عروس در سہرا لفت نوشاہ ۱۲

ہر اک پہ معنی نوراً علیٰ نور آج روشن ہین
رخ پر نور پر ہے نور کا پرتو فگن سہرا

اگر وہ چاہ گلشن ہے تو یہ لاریب گلشن ہے
نہ کیون سیراب رکھے بلبلو چاہ ذقن سہرا

بنایا کہکشان کا ہار اختر جمع کرتا ہے
کہ لائے گوندھ کر نوشاہ کا چرخ کہن سہرا

خوشی سے گل نہین پہولے سماتے اپنے جامہ مین
مبارک تجھکو اے گلگون قبا گل پیرہن سہرا

ترا حُسن صبیح ایسا ہے بھایا کہ اے دولہ
بلائین تیری لینے آئے بنکر نسترن سہرا

نواے بلبل دل ہے کہ تو ہو باغ عالم ہو
تماشا ہے کہ ہے بوٹا سے قامت پر چمن سہرا

دعا ہر ایک کی یہ ہے نماز پنجگانہ مین
کہ تیرے بیاہ کا دیکھین بحق پنجتن سہرا

کھلی جاتی ہین جو کلیان خوشی سے بامانتی ہے
کہ تیرے واسطے بنجائین اے غنچہ دہن سہرا

الٰہی جلوہ ماہ و مشتری کا بھی نظر آئے
دکھائین باپ مان کو بس لیے ہین دولہ دولہن سہرا

دم فکر سخن اے مظہر منہ سے پھول جھڑتے ہین
کہین صل علیٰ سن لین جو ارباب سخن سہرا

ذیل مین وہ سہرے درج ہین جو تقریب شادی مین پڑھے گئے یا بعدازان بنو کرم حضرات شعرائے نامی نے مرحمت فرمائے۔

از۔ عالیجناب حکیم سید علی حسن خان صاحب اڈیٹر معیار۔

کون باندھے ہے یہ خوشتر و سہرا
کہ نظر آتا ہے دلجو سہرا

ہر نفس کیون نہو بالیدہ روح
دے رہا ہے نئی خوشبو سہرا

حسن پر جسکے تصدق یہ نگاہ
باندھے بیٹھا ہے وہ مہرو سہرا

دل کھنچے جاتے ہین دولہ کی طرف
کر رہا ہے کوئی جادو سہرا

رخ پہ دولہ کے بکھر کر اے آہ
خود بخود بنگئے گیسو سہرا

احسن - عالیجناب حافظ و حاجی شاہ سید علی احسن صاحب مارہروی صاحب سجادہ

پا کے نوشاہ پہ قابو سہرا
نہ ہٹا رخ سے سر مو سہرا

ہو مبارک تجھے فیاض حسین
یہ گہر بار و سمن بو سہرا

قول ہے یہ گُل عارض کا ترے
ہے مرا قوت بازو سہرا

چمن حسن کا صدقہ ہے ترے
ورنہ پاتا نہ یہ خوشبو سہرا

نظر بد سے بچانے کے لیے
ہے نقابِ رُخِ نیکو سہرا

بیٹھتا ہے جو دو زانو نوشاہ
لوٹتا ہے سر زانو سہرا

اپنی تسکین کا بجز جلوہ رُخ
نہیں پاتا کوئی پہلو سہرا

حُسن ہی حُسن نظر آتا ہے
دولہ خوشرو ہے تو گلرو سہرا

چشم نوشہ کی نہوتی جو نظر
بھاگتا صورت آہو سہرا

عقد پروین ہے جبین پر طرہ
کہکشان ہے تہ ابرو سہرا

رسم ہے گھر کو ترے اس گھر سے
کیون پھر احسن نہ کہے تو سہرا

احمد - شفیقی مولوی سید احمد صاحب تعلقدار مہیوا - رئیس امیر پور ضلع سیتاپور

سہرا فیاض حسین میرزا سلمہ اللہ الصمد سنہ ۱۹۰۹ء

سر پہ باندھے جو وہ مہرو سہرا
ہوا ابھی نور سے مملو سہرا

اُسکا ہر پھول ہے اک دل پیارے
دب نہ جائے تہ زانو سہرا

پھول کھلتے ہین شب عشرت کے
لائے شاخ گل شبو سہرا

دل ہون عشاق کے پھولون کی جگہ
گوندھے یون آپکا گیسو سہرا

ہالہ اُس چاند سے مکھڑے کا بنے — صدقے پھر پھر کے ہو ہر سو سہرا
دل کھنچا جاتا ہے ہر اک کا ادھر — سحر ہے یا کوئی جادو سہرا
دل تو بیچین ہوا جاتا ہے — چاہین کیا ہے کسی پہلو سہرا
ہو مبارک تجھے میرے فیاض — نو عروسی کا یہ دلجو سہرا
چشم بد دور ترے چہرے پر — کیا کھلا اے مرے گلرو سہرا
دیکھنا جوش ہوا ہے پابوس — آ جھکا تا سر زانو سہرا
لو گل مصرعہ تاریخ کھلا — اللہ اللہ یہ خوشبو سہرا

۱۳۲۷ھ

گل بھی بلبل بھی ہو محجوب احمد
آج اس رنگ کا پڑھ تو سہرا

اختر قاسم حسین بدر نوشہ

ہو مبارک تجھے گلرو سہرا — تو ہے دلبر یہ ہے دلجو سہرا
ہے جو اُس گل کے سر رو سہرا — صورت عطر ہے خوشبو سہرا
کیون نہ عشاق ہون دیوانہ حُسن — اُسکے رخ سے ہے پریرو سہرا
کیا جھکا جاتا ہے اس فرق پر — کیون نہ ممتاز ہو خوشخو سہرا
بھا گیا ہے رخ زیبا اسکو — نہین ہٹتا جو سر مو سہرا
مشک و عنبر سے بسا دے مالن — ہو مہکتا ہوا خوشبو سہرا
عاشق باغ نبی ہے نوشاہ — کیون نہ دے خلد کی خوشبو سہرا
میرے دلبند کے سر پہ ہے بندھا — ہوا مشہور جو ہر سو سہرا
ہو وطن کو بھی مبارک یا رب — میرے فیاض کا بہلو سہرا

[illegible]

[illegible]

اپنے بچوں کا یوں ہی آئے فیاض | دیکھے اللہ کرے تو سہرا
دشمن آنکھوں میں اگر پی جائیں | حلق تک جا کے ہو اُچھو سہرا
اسکے تاروں میں مقیّا مہر کی ہے | سر پہ باندھے ہے جو مہرو سہرا
فیض ہے مہر و صبا کا اختر | ورنہ یہ نظم دل جو سہرا

ادیب - عالیجناب شیخ حسن رضا صاحب رئیس سیتاپور

سر پہ باندھے ہے جو وہ گلرو سہرا | بوئے گیسو سے ہو خوشبو سہرا
ہے میان دو شب اک سور بعید | نہیں مابین دو گیسو سہرا
سر پہ دولہا کے رہے آٹھ پہر | اتنا پا جائے جو قابو سہرا
سر نوشاہ پہ ہے جلوہ نما | غالیہ بیز سمن بو سہرا
جمع ہیں ایک جگہ لیل و نہار | یا یہ ہے برسر گیسو سہرا
تولے قدر اپنی یہ نازاں ہوکر | کہیں پائے جو ترازو سہرا
چاند سا رخ ہے دلا غیرت بدر | اور چہرے پہ سمن بو سہرا
گل گلزار جناں سے بھی سوا | سر پہ دولہا کے ہے خوشبو سہرا
بوئے مشک اسکی نظر میں ہو سبک | دیکھ لے گر کوئی آہو سہرا
سلک گوہر ہے لٹکتی سر پر | یا کہ باندھے ہے یہ دلجو سہرا
رخ انور کی ضیا سے کھلیں پھول | سر پہ رکھے جو وہ مہرو سہرا
دل کھنچے جاتے ہیں دولہا کیطرف | طرفہ کرتا ہے یہ جادو سہرا
رخت نوشاہ میں ہے عطر عروس | ہو نہ کسطرح سمن بو سہرا
دونی خوشبو ہوئی رکھا جو گیا | برسر زلف سمن بو سہرا

کیا بساط گل گلزار ادیب
ہے عجب رنگ کا خوشبو سہرا

آزاد عالیجناب سید محمد نذیر صاحب رئیس سیتاپور سب رجسٹرار بدایون

سر پہ ہے طرفہ سمن بو سہرا — ہو مبارک تجھے دلجو سہرا
گل فردوس کی پروا نہ کرے — حور دیکھے جو یہ خوشبو سہرا
دل حضار کھنچے جاتے ہین — کس سے سیکھا ہے یہ جادو سہرا
گل جنت مین یہ بو باس نہین — ہے عجب رنگ کا خوشبو سہرا
گل گلزار ہو خار آنکھون مین — دیکھ لے بلبل اگر تو سہرا
گوشوارہ کی جگہ ہے پس سر — اور زیب رخ نیکو سہرا
طرہ شمشاد کا نظرون سے گرے — دیکھے گر سرو لب جو سہرا
کیون نہ خوشبو سے معطر ہو مشام — ہے یہ آزاد سمن بو سہرا

آغا - عالی جناب نواب سید محمد آغا صاحب وکیل و رئیس لکھنؤ

سر پہ باندھے ہے وہ گلرو سہرا — بلبلین پھڑکین وہ دلجو سہرا
ہر لڑی مصرع تر پھول ہین لفظ — نظم ہے یہ کہ ہے جادو سہرا
مہر و مہ کی ہین شعاعین لڑیان — گنگا جمنی ہے یہ دلجو سہرا
کسکی شادی کی خوشی ہے گھر گھر — کیون زبان زد ہے یہ ہر سو سہرا

اکبر عالی جناب خان بہادر سید اکبر حسین صاحب رئیس
الہ آباد

سر پہ باندھے ہے وہ گلرو سہرا — کیا مبارک ہے یہ دلجو سہرا

انجم - عالیجناب نواب سید بہادر حسین خانصاحب نیشاپوری شاگرد
جناب یونس مغفور وجناب اسیر مرحوم ساکن شہر لکھنؤ محلہ باغ قاضی

وجہ زینت ہے یہ دولہو کو سہرا
کیوں محبت کی نہ دے بو سہرا

یہ اثر سورۂ اخلاص کا ہے
کہ دو عالم کا ہے دلجو سہرا

اتنی رفعت پہ بھی اے پنجۂ مہر
اس بنے کا نہ بنا تو سہرا

اپنی صورت پہ نہ کیوں اترائے
دیکھ کر آئینہ رو سہرا

رخ روشن پہ نہیں خال سیاہ
پوچھنے آئے ہیں ہندو سہرا

جیسے رخ میں مشتری و زہرہ ہیں
کیا ہے چلتا ہوا جادو سہرا

نور کی صورت نوشاہی ہے
ہے چراغ شب گیسو سہرا

شان اقبال سے ہے یہ اے نوشاہ
اختر اوج ہے مہرو سہرا

اسکے موتی ہیں نشان رفعت کے
عقد پروین ہے یہ دلجو سہرا

کیوں نہ ہو رنگ ادب میں ممتاز
جانتا ہے تری خو بو سہرا

تجھکو اے خانہ بر انداز حسین
ہو مبارک یہ سمن بو سہرا

سر پہ قائم رہیں ماں باپ ترے
رخ نہ بدلے یہ سر مو سہرا

دے خدا نسل سے تجھے خوش اقبال
باندھے اولاد کے سر تو سہرا

اب ہے تحریر مہ و سال ضرور
کہ رہے یاد یہ مہرو سہرا

تیسواں دن تھا وہ ذیقعدہ کا
جب بندھا فرق پہ یہ دلجو سہرا

آگئی جب یکم ذی الحجہ کو
اور بھی کھل گیا گلرو سہرا

لیلی شام وصال آپہونچی
پا گیا حسن پہ قابو سہرا

پنجۂ مہر کو ہے رشک انجم — وہ نرالا ہے یہ خوشرو سہرا
مصرع سال بھی اسکا ہے عجب — کیا عجوبہ ہے یہ خوشرو سہرا
۱۳۲۷ھ

انداز - عالی جناب منشی حافظ محمد نظام احمد صاحب رئیس اعظم خیرآباد
ضلع سیتاپور

کم نہ وہ کم نہ سر مو سہرا — سہرا گیسو ہے تو گیسو سہرا
پھول کیون تلتے ہین اسمین ہر وقت — نہ ہے کانٹا نہ ترازو سہرا
ڈر ہے مجھ سے نہ اولجھ جائین کہین — نگہ شوق ہے بد خو سہرا
ایسے سہرے نے نکالے پر و بال — کہ بنا زلف پہ پرو سہرا
دل بھرے ہین کہ صبا گل اسمین — بلبلین لائی ہین یا تو سہرا
دل جو الجھین تو ملے چین انھین — رکھ لے ایسا کوئی پہلو سہرا
کسکو دیکھا کہ جھکا پڑتا ہے — سر آئینہ زانو سہرا
رخ نوشہ کی ضیا پڑنے دو — لاکھون چمکا یگا جگنو سہرا

ایما - عالی جناب سید مظفر حسین صاحب شاگرد حضرت قبلہ و کعبہ
میرزا حاتم علی بیگ صاحب مہر مرحوم

سر سے بندھ کر ترے گلرو سہرا — کیون نہ دے مشک کی خوشبو سہرا
جلوہ گر عارض رنگین پہ رہے — اب نہ بدلے کوئی پہلو سہرا
چشم خورشید منور ہوجائے — رخ سے سرکے جو سر مو سہرا
نہ کہے بزم مین کیون صل علے — دیکھ کر چشم سخن گو سہرا
نگہ و دل کو کیا ہے تسخیر — ہے عجب حسن کا جادو سہرا

اُسکے سونا نہ یہان ایک نظر
ہونے دیتا نہین یکسو سہرا

تیرے سر چڑھ کے بہلا کیون نکرے
چمن حُسن پہ قابو سہرا

کیون نہ دے لوسے گل نخل کرم
لے اوڑا ہے تری خوشبو سہرا

اے جوان بخت یہ نسبت بہی خوب
تو سمن بر ہے سمن بو سہرا

کیون نہ ہر پہول مین ہون رنگ ہزار
سو بہارون سے ہے مملو سہرا

چشم بدکیش کو کیون دیکھنے دے
یہ ترا خنجر ابرو سہرا

کیون نہ سر سبز رہے وہ ایسا
شوق سے جسکا کہے تو سہرا

نقی ۔ عالی جناب سید محمد نقی صاحب اہلکار پولیس سیتاپور

مشک افشان ہو سمن بو سہرا
اے صبا گوندھ کے لا تو سہرا

اتصال سحر و شام ہے خوب
رنگ دکھلاتا ہے گیسو سہرا

بنّا نوشاہ مبارک ہو اُسے
باندھے ماتھے پہ وہ گلرو سہرا

خلق کی کیون نہ نگاہین لپٹین جائین
ہے طلسمات کا فوٹو سہرا

جوش عشرت سے کہلا جاتا ہے
نہین تہمتا کسی پہلو سہرا

سمجہین آسانی سے ناخاص و عام
اے نقی کہدیا اُردو سہرا

ثاقب ۔ عالیجناب میرزا اکبر حسین صاحب قزلباش اکبرآبادی مقیم لکھنؤ

کیون دولہن سا نہو خوشبو سہرا
عطر عشرت سے ہے مملو سہرا

کیا ضیا بار ہے ہر سو سہرا
مہر پیکر ہے کہ مہرو سہرا

باندھ کر رشتۂ الفت کی گرہ — کھول دے عقدۂ گیسو سہرا
بھر کے دامن مین زر و لعل و گہر — ہے نثار رخ نیکو سہرا
ایک سے ایک ہے بو باس مین تیز — مشک بو زلف سمن بو سہرا
تل رہی ہے گل مقصد کی بہار — ہے مرادون کی ترازو سہرا
چشمۂ نور ہے حسن نوشاہ — اور شمشاد لب جو سہرا
اے خوشا منزلت حسن کہ ہے — زیب طاق خم ابرو سہرا
وجہ سر چڑھ کے چمکنے کی کھلی — ہے جگایا ہوا جادو سہرا
بل کرے گیسو سے پیچان ہے مگر — سوچ لے بات کا پہلو سہرا
ہے چراغان چمن عقد کی رات — اسی گلشن کا ہے جگنو سہرا
روح ریحان نزاکت بدھی — نکہت سنبل گیسو سہرا
زلف کا مایۂ نازش طرہ — حسن کا قوت بازو سہرا
پیچ دستار کے زیب کاکل — زینت آئینۂ رو سہرا
عقدۂ سر محبت کنگنا — راز سربستۂ گیسو سہرا
پھنس گیا دام محبت مین ہما — پا گیا آج تو قابو سہرا
ہو کے زیب سر فیاض حسین — حیز وفا اور نہ دے لو سہرا
چھوڑ بھی فکر سخن کو ثاقب — دل کہان ہے جو کہے تو سہرا
سال ہجری مین یہ لکھدی تاریخ — دل لبھا دیگا یہ خوشبو سہرا
۱۳۲۳ھ

جلیل عالیجناب سید فرزند حسن صاحب نبیرہ حضرت آنس مرحوم و
جناب ضیا مغفور عم والا قدر نوشاہ

لائی مالن ترا گلرو سہرا — تار نے پھولونکا جڑاؤ سہرا
بنکے آیا ہے جو مہرو سہرا — یہی کہلاتا ہے بیاہو سہرا
چاند سے رخ پہ جڑاؤ سہرا — کیا بھلا لگتا ہے مہرو سہرا
میرے نوشاہ مبارک تجھ کو — یہ خوش انداز یہ دلجو سہرا
بیاہ ایسا یہ مبارک ہو تجھے — دیکھے فرزند کا اب تو سہرا
تو وہ یوسف ہے کہ باندھا آکر — بھائیون نے ترے گلرو سہرا
دلسے خوش آیا عزیزون کو ترے — کیا مبارک ہے یہ دلجو سہرا
ہے کرن مہر کی لڑیان اسکی — کیا چمکتا ہے جڑاؤ سہرا
گل سا چہرہ جو نظر آتا ہے — چومتا ہے رخ نیکو سہرا
نور پر نور نظر آتا ہے — روے تابان پہ جڑاؤ سہرا
پھر یان کیونکر سے نہین جان اسیر — رخ روشن پہ ہے جادو سہرا
سو بھینے زلفونکی خوشبو رخ پر — آپڑا ہے سوے گیسو سہرا
درو دیوار سے آتی ہے صدا — ہو مبارک تجھے خوشخو سہرا
نظر بد سے بچاے اللہ تو — ماہرو دولہ ہے گلرو سہرا
بلبلین مست شگفتہ ہوے گل — کیا کھلا چہرہ پہ گلرو سہرا
ہے یہ خوش پھولون سماتا نہین آج — دیکھکر دولہ کا عمو سہرا
عکس سے چہرۂ زیبا کے ترے — ہو گیا حسن سے مملو سہرا
شان حق دیکھو ہم ہین دن رات — رخ نوشاہ پہ گیسو سہرا

باپ مان دولھا کے خوش ہونگے جلیل

لکھنؤ بھیجے ہوئے سہرے

حامد۔ عالیجناب مسٹر محمد حامد علی خان صاحب بیرسٹر رئیس امروہہ ضلع مراد آباد

خوب پھولوں کا ہے خوشبو سہرا
کیا مہکتا ہے ہر اک سو سہرا

طائر دل کو پھنسا لیتا ہے
دام ہے صورت گیسو سہرا

بو ہر اک گل کی ہوئی ہے شامل
عطر مجموعہ ہے خوشبو سہرا

دیکھیے چشم فسون گر کا اثر
دل لبھانے میں ہے جادو سہرا

رخ روشن صفت آئینہ
جوہر آئینہ دلجو سہرا

خبیر عالیجناب سید سرفراز حسین صاحب خلف عالی جناب سید اعجاز حسین صاحب لکھنوی

باندھ اے دست صبا تو سہرا
سر نوشاہ پہ دلجو سہرا

ہو مبارک تجھے اے گل اندام
رشک سنبل سر گیسو سہرا

قد میں گیسون کے گھونگر سے
کم نہیں ایک سر مو سہرا

کیون نہ چہرے پہ لٹک کر آئے
ہے اسیر خم گیسو سہرا

چشم امید کے ہیں تار نظر
کیون نہو ہمسر جادو سہرا

لوٹے جاتے ہیں ہنسی سے گل تر
چشم خندان کا ہے آنسو سہرا

سر بسر زینت و آرائش کے
رکھتا ہے سیکڑون پہلو سہرا

لوگ سب بزم میں پڑھتے ہیں درود
موج گل ہے ترا خوشبو سہرا

پھول نرگس کے گندھے ہیں شاید
ہمہ تن چشم ہے ہر سو سہرا

صبحدم ہے گل نسرین کی بہار
شب کو بوئے گل شبو سہرا

ادب آموز جو ہے بزم نشاط
بیٹھا گردان کے زانو سہرا

مانند ہین تار شعاع خورشید
ہے وہ روشن ترا مہرو سہرا

واہ کیا خوب کہا تو نے جلیس
ہے دل آویز یہ دلجو سہرا

رسا۔ عالی جناب سید عابد حسین صاحب خلف جناب میر وزیر علی صاحب
صبا مرحوم خال معظم پدر نوشہ

کیون نہو خلق کا دلجو سہرا
اک دو لطف ہے یہ پری رو سہرا

سر پہ نوشاہ کے ہے اسکی بہار
جان عالم ہے یہ گلرو سہرا

اوج سے جبینۂ نوشاہی کے
بنگیا طرۂ گیسو سہرا

اوج اقبال کا سچا ہے گواہ
نہین جھوٹا ہے سر مو سہرا

آنکھ ہو صورت نرگس حیران
یہ جو دیکھے کوئی آہو سہرا

اسکے جینے کو ہے نوشاہ کا عشق
لو لگائے ہے پری رو سہرا

دو رسا اس کی مبارکبادی
کیا مبارک ہے یہ دلجو سہرا

رئیس۔ عالیجناب میرزا خادم حسین صاحب رئیس آگرہ۔

کیون نہ پیارا ہو یہ دلجو سہرا
گوندھ کر لائے پری رو سہرا

کہکشان ہے کہ ہے سورج کی کرن
ہے نقاب رخ دلجو سہرا

شوخی چشم غزالی ہے کھلا
پھانس لایا کوئی آہو سہرا

بزم مین بجلی سی اک کوندھ گئی — چمکا جھمڑم سر گیسو سہرا

کھینچ لے تار شعاع خورشید — پاس ہے گردون پہ جو تھا بو سہرا

غنچۂ دل کی طرح پھول کھلین — راس آئے تجھے گل رو سہرا

کھل گیا غنچہ امید رئیس
کیا مبارک ہے یہ دلجو سہرا

ریاض۔ عالیجناب سید ریاض احمد صاحب خیرآبادی مالک و اڈیٹر ریاض الاخبار

دیکھئے رہے گیسو سہرا — لے اوڑا گیسوون کی بو سہرا

چڑھ گئی تیوری جو رخ سے اوٹھا — کھنچ گیا صورت ابرو سہرا

آئینہ خانہ ہے گھر نوشہ کا — کہ ہے چھایا ہوا ہر سو سہرا

سہرے کا قوت بازو گیسو — زلف کا قوت بازو سہرا

آج پھولون مین تُلے گا نوشہ — بنکے آیا ہے ترازو سہرا

نگہ شوخ نہ بنتا ہر تار — نہ لٹکتا سر زانو سہرا

نگہ مست ہے اس کا ہر تار — پی گیا ہے کئی چلو سہرا

چوم لون ہاتھ ترے موج صبا — گوندھ کر لائی ہے کیا تو سہرا

دھوم کیون ہو نہ ترے سہرے کی ریاض — نہ ہے اعجاز نہ جادو سہرا

شبیر۔ عالیجناب محمد شبیر حسین خان صاحب ملیح آبادی خلف و شاگرد جناب محمد بشیر احمد خان صاحب رئیس و تعلقدار ملیح آباد

خوب ہے اے مرے خوشرو سہرا — کیا ہی موزون ہے یہ دلجو سہرا

بندھتے ہی تیرے رخ رنگین پر — کیا کھلا اے مرے گلرو سہرا

دیکھکر اسکو ہوا اچھی شگفتہ — سے ہے عقیدت میں یہ دلجو سہرا
کام جان جس سے معطر ہوجاے — سے ہے خدا رکھے وہ خوشبو سہرا
دلکی کلیاں نہ کھلیں کیونکر آج — دیکھکر آپ کا دلجو سہرا
بنگیا ہے یہ کسی کا دامن — پونچھتا ہے مرے آنسو سہرا
رنگ فق کاہکشان کا ہو کیون — پا گیا چہرہ پہ قابو سہرا
قول حورون کا ہے یہ رضوان سے — لیچلین گوندھکے ہم ۔ تو سہرا
بزم کی بزم مہک جاے گی — باندھکر آئیگا جب تو سہرا
دیکھنے والونکے دل کھنچتے ہیں کیون — موہنی ہے کہ ہے جادو سہرا
اک ذرا آپ سنبھل کر بیٹھین — دب نہ جاے تہ زانو سہرا

لکھو فیاض سے شبیر یہ تم
باندھ اب اے مرے گلرو سہرا

شوکت ۔ عالیجناب سید کاظم علی صاحب بلگرامی حیدر آبادی۔

عطر افشان ہے جو ہر سو سہرا — گل عارض سے ہے خوشبو سہرا
کھلگیا غنچۂ دل شادی سے — جب ہوا زینت بہلو سہرا
دلنشین کیون ہون نہ گلہاے سخن — تو دل آرا ہے تو دلجو سہرا
دونون جانب جو پڑا رہتا ہے — ہے زر گل کی ترازو سہرا
نوگل قاسم ذیشان فیاض — اور اس پھول کی خوشبو سہرا
بدر ہے یہ شعاع خورشید — یا ترے رخ پہ ہے مہرو سہرا
اسکو باندھا تو ترے بخت کھلے — کیا مبارک ہے یہ دلجو سہرا

فرقِ اقدس پہ تصدق طرہ
اور فدا ہے رخِ نیکو سہرا

حسن کے باغ پہ ہے بارشِ حسن
یا خطِ سبز پہ گلِ رو سہرا

سر چڑھاتے ہیں خوشی سے اسکو
دل پہ کرتا ہے وہ جادو سہرا

باندھیں سہرے کے مضامیں شوکت
باندھ لے رشکِ قمر تو سہرا

صادق۔ جنیب صادق مرزا محمد صدیق صاحب خلفِ عالی جناب مرزا محمد مرتضیٰ بیگ صاحب المعروف بہ جناب مرزا مچھو بیگ صاحب عاشق مرحوم

تیرے ہی سر رہا گلرو سہرا
طرہ ابرو ہے تو گیسو سہرا

دیکھنے آئیں مہ و مہرِ فلک
موہ سے اُٹھے جو وہ مہرو سہرا

لڑیاں پھولوں کی نہیں تارِ شعاع
سر پہ باندھے جو وہ مہرو سہرا

رخِ روشن کی ضیا پڑتے ہی
بن گیا آئینہ رو سہرا

گھٹ نہیں سکتا سوا بڑھنے کے
ہے رسا صورتِ گیسو سہرا

فرطِ عشرت سے نہیں کلیاں پھول
سر پہ باندھے جو وہ گلرو سہرا

رخِ نوشاہ دکھا دینے کا
ہاں نکالے کوئی پہلو سہرا

زیب و زینت میں مدد کرتا ہے
حسن کا قوتِ بازو سہرا

شکلِ عشاق ہے پیچ حسن پہ بیت
نہ مسلماں ہے نہ ہندو سہرا

مہرِ صبح کی ہیں شعاعیں کانتی
سر چڑھاتا ہے عبث تو سہرا

حیرت ان سے جو ہیں دیکھتے ہی
جنسے کر دیتا ہے جادو سہرا

بس گیا گیسوئے رُخ سے ورنہ	ایسی کب رکھتا تھا خوشبو سہرا
اپنے پھولوں کی نہرا آنکھوں سے	دیکھتا رہتا ہے ہر سو سہرا

دستے نکلی ہے دعائے صادق
ہو مبارک تجھے گلرو سہرا

عزیز۔ عالیجناب میرزا محمد ہادی صاحب لکھنوی

ہے قریب رخ و گیسو سہرا	کیوں نہ دے اوج پہ خوشبو سہرا
جلوۂ رخ نے کیا ہے بے خود	دل پہ رکھتا نہیں قابو سہرا
کیوں نہ سجدے میں جھکائے سر کو	ہے قریب خم ابرو سہرا
مژدہ اے اہل نظارہ دیکھو	جلوۂ حسن سے مملو سہرا
حسن خلاق ترے حسن کا ہے	کہ چلا آتا ہے ہر سو سہرا
کوثر لب کی طراوت پاکر	ہوگیا سرو لب جو سہرا
دیکھکر نزہت عارض کی بہار	کھینچتا ہے ترا زلٹو سہرا

علیل۔ عالیجناب مرزا محمد نصیر الدین بیگ صاحب مراد آبادی پنشنر تحصیلدار

خوش لقا نوشہ ہے خوشبو سہرا	کیا مبارک ہے یہ دلجو سہرا
باندھ کر آیا ہے گلرو سہرا	بزم پر پا گیا قابو سہرا
محو دیدار ہیں اہل محفل	کر گیا بزم پہ جادو سہرا
ہو مبارک یہ قران السعدین	گل وہ خوش رو ہے تو خوشبو سہرا
جم گیا مانگ پہ دولھا کے علیل	نہیں ہٹتا ہے سر مو سہرا

فصاحت۔ عالیجناب سید عباس حسین صاحب لکھنوی خلف حضرت امانت مغفور

کیا مہکتا ہے سمن بو سہرا — باغ کی جان ہے دیکھو سہرا
باندھے ہے نوشہ مہرو سہرا — کیا مبارک ہے یہ دیکھو سہرا
حسرت دل نے بلائیں لے لیں — آیا جب جانب پہلو سہرا
یہ سوا اُس سے نہ وہ اس سے کم — طول میں ایک ہے گیسو سہرا
ہے جو منظور معطر ہو دماغ — سونگھو نوشہ کا سمن بو سہرا
قطع کردے نہ کہیں دید جمال — ہے برش خنجر ابرو سہرا
ایکے سب تار شعاعی لے مہر — باندھ دے سر پہ ایک لو سہرا
چاند سے رخ پہ ترے اے دولہا — باندھے آئے ہیں مہرو سہرا
گو اُلجھ بھی پڑے پر اے ہے — پاسے زلفوں پہ نہ قابو سہرا
ہے وہ شعلہ پہ قریب گل رخ — ہے سوا طرہ سے خوشبو سہرا

قطعہ

دولہا بیٹھا ہوا ہے مسند پر — سر پہ باندھے ہوئے دیکھو سہرا
آیا ہے دیکھنے خود بن بن کے — قرب آئینہ زانو سہرا
یوں ملے دونوں کہ تمیز نہیں — سہرہ گیسو ہے گیسو سہرا
اے صدف کون ہے تجھسا خوش بخت — ہیں تری آنکھ کے آنسو سہرا

دل شگفتہ ہو فصاحت ہو ترا
بہتر اس سے بھی کہے تو سہرا

قیصر۔ عالیجناب نواب سید امجد علی خان صاحب رئیس لکھنؤ

منھ پہ ڈالے ہے جو گلرو سہرا — عطر کی دیتا ہے خوشبو سہرا

سر نوشاہ پہ جس وقت بندھا
تو ہوا ہمسر گیسو سہرا

کبھی جنبش ہے ادھر گاہ ادھر
نہیں تھمتا کسی پہلو سہرا

قابل دید ہے پُر زر خلعت
خوشنما کنگنا ہے دیکھو سہرا

قول دستار یہ ہے جیغہ سے
دیدنی ہیں ایسے ہیں تو سہرا

سر جھکائے نہ خجالت سے ہلال
ہے چھپائے ہوئے ابرو سہرا

سرخ ہو جاتا ہے روئے نوشاہ
چوم لیتا ہے جو گیسو سہرا

کھینچے گا چشم حسین اپنی طرف
دام ہوگا پئے آہو سہرا

دیکھکر باپ ہوں خوش خوش تو یہ کیوں
خون بڑھائے کئی چلو سہرا

ہیں جو نوشہ کی خمارین آنکھیں
پھول کی دیتا ہے خوشبو سہرا

ابر میں چاند ہے یہ اے قیصر
رخ پہ یا ڈالے ہے مہرو سہرا

کلیم - عالیجناب شیخ محمد عبد الرحیم صاحب لکھنوی -

بہت نوشہ کا ہے دیکھو سہرا
بن گیا یار کا گیسو سہرا

سر لڑی [illegible]
ہمہ تن ہے یہ جفا جو سہرا

آج نوشہ سے شجاعت کا ریاستا
کیوں نہ لے بوسہ ابرو سہرا

درس آموز ہے یہ شادی بھی
باندھا ہے ہو کے دو زانو سہرا

ہر لڑی مار ہو ہر گل عقرب
بنا ہے دشمن بد خو کا تو سہرا

تیری شادی سے ہے جو چرچا شادی
تیرے سہرے سے [illegible] سہرا

لاکھ عارض سے صبا چھیڑ کرے
آج ہٹنے کا نہ پہلو سے سہرا

چشمِ نوشاہ پہ شب بھر رہ کر | کیا جگا تار ہا جادو سہرا

قطعہ

کیوں شگفتہ ہو فیاض حسین | باندھ کر آیا وہ گلرو سہرا

گوٹ صاحب یہ تمنا ہے مری | دیکھے پوتوں کا یوہیں تو سہرا

مہر کی کیوں نہ شعاعیں الجھائیں | بن گیا چہرے پہ قابو سہرا

ابھی پژمردہ ہر اک گل ہو جائے | رخ سے سرکائے اگر تو سہرا

بد گمان رہتا ہے عالم بھر سے | میرے نوشہ کے ہے برو سہرا

جیسے رخ پہ باغ نظر آتا ہے | سر پہ باندھے ہے وہ گلرو سہرا

مس اگر ہو عرق نوشہ سے | زلف معشوق کی دے بو سہرا

گوندھنے میں جو پیے گلچیں | ابھی پیدا کرے اچھو سہرا

بڑھ چلا اور جنون عشاق | زلف کی دیتا ہے خوشبو سہرا

چشم نوشہ کا اشارہ ہے یہی | رکھے ہے آنکھ پر آہو سہرا

ہنس پڑیں موتیے کے پھول کھلا | دیکھیں دشمن کے جو آنسو سہرا

غش ہو نوشہ پہ نہ کس طرح کلیمؔ
باندھے بیٹھا ہے وہ مہ رو سہرا

مشہدی۔ عالیجناب نواب مرزا محمد رضا حسین خان صاحب نبیرۂ جناب نواب منور الدولہ بہادر وزیر اعظم اودھ المعروف بجناب مشہدی نواب صاحب

تو جو باندھے سر گیسو سہرا | مشک کی دینے لگے بو سہرا

نذر نوشاہ کو اسے طبع رسا | گل مضمون کا بنا تو سہرا

ہے یہ حسن رخ نوشہ دلکش | نہیں ہٹتا ہے سر مو سہرا

ماہ کامل کو ہے شوق اے نوشاہ — رخ روشن سے اوٹھا تو سہرا
کھل گیا غنچۂ طبع نوشاہ — کیا مبارک ہے یہ دلجو سہرا
سے کیے ہم پلہ ملا کر دو دل — ہے محبت کی ترازو سہرا

طبع فیاض کرے جسکو پسند
مشہدی نظم وہ کرتو سہرا

واقف عالیجناب سید سلطان احمد صاحب سیتاپوری

کس نے باندھا سر ابرو سہرا — بنگیا ڈھلتے ہی گیسو سہرا
کسقدر شوخ ہے سر چڑھتے ہی — ناپتا ہے قد دلجو سہرا
ہے جو ہر تار نظر آتا ہے — رخ خورشید کا پرتو سہرا
باندھنے سے کہیں کہتے ہیں ست — چومتا ہے رخ و ابرو سہرا
ساتھ پھولوں کے کھنچ آئی ہے بہار — جانتا ہے کوئی جادو سہرا
لوٹتا ہے یہ مرے سینہ پہ — کسی کافر کا ہے گیسو سہرا
شوق سے دیکھنے آیا ہے ہلال — کھولدے گوشہ ابرو سہرا
تیرے آتے ہی اسے جھکنا ہی پڑا — سر پہ آیا سر زانو سہرا
کون ہوتا ہے مقابل واقف — ہم سخن سنج ترازو سہرا

وسیم - عالیجناب سید محمد عسکری صاحب خیرآبادی مالک گلچین -

کم نہیں اس سے سر مو سہرا — حسن میں ہے کوئی گیسو سہرا
ڈھکے اے زلف گلے مل اس سے — ہے ترا قوت بازو سہرا
نگہ سحر اثر تار نہیں — سیکھ لے آنکھ سے جادو سہرا

تولتا ہے یہ ترے حُسن کی جنس | پھول ہین سنگ ترازو سہرا

ہین سونے کے ستارے خفشان | لیے دامن مین ہے جگنو سہرا

جام بھر کر شئے دیدار شہ دے | دے مجھے ایک ہی چلو سہرا

آنکھ او سپر ہے سیہ چشمون کی | پا گیا کیا گل شبو سہرا

دل وحشی کو مرے صید کرے | دام مین لاے یہ آہو سہرا

خوب نظر و لینے ہلال آج گرا | خوب چمکا سر ابرو سہرا

دل مین نوشہ کے جگہ کرنے کو | ڈھونڈھتا ہے نئے پہلو سہرا

چار چاند اور لگے سہرے کو | گوندھ کر لائے جو مہرو سہرا

ہر ادا مین ہے برابر اُس کے | ہے جواب قد دلجو سہرا

نیش زن دل مین ہے اُسکے کیا | چشم حاسد مین ہے بچھو سہرا

کیون نہ ہو مشک فشان رکھتا ہے | زلف نوشاہ کی خوبو سہرا

وفا۔ عالیجناب قاضی سید محمد محسن صاحب رئیس سیتاپور۔ سب رجسٹرار

باندھیون لے مرے گلرو سہرا | کہ نہ بانون بہ ہو ہر سو سہرا

دم دیے دیتا ہے تلوارون پر | چومتا ہے ترے ابرو سہرا

نگہتین رخ کی یون ہین کیا کم تھین | پھر نہ ہا اُسپہ سمن بو سہرا

گل عارض کا مہکنا۔ اوہو | نہ اوڑالے کہین خوشبو سہرا

پھول تلتے ہین گہر تلتے ہین | خوب لایا ہے ترازو سہرا

رات کے وقت یہ نکھرا جوبن | بنگیا غنچۂ شبو سہرا

اب کہان لطف سواد کاکل | کہ ہے صبح شب گیسو سہرا

ہمکناری کی نشانی بڑھی — چمن وصل کی خوشبو سہرا
لے ہی آیا ہے اونھین خلوت مین — ہے تو چلتا ہوا جادو سہرا
غم فرقت سے یقین ہے پرنم آنکھین — اب سکھا دیگا یہ آنسو سہرا
ایک اک پھول کھلا جاتا ہے — کیا ہی ہنس مکھ ہے یہ خوشخو سہرا
کیا تعجب جو قدم بھی لے لے — سر سے پہونچا سر زانو سہرا
رخ زیبا کی بلائین لے گا — پا گیا آج تو قابو سہرا
دل سلامی مین ملین دولھا کو — کہہ رہا ہے ترا دلجو سہرا

فیض ہے طبع شگفتہ کا فقط
ورنہ یون کہتا وفا تو سہرا

غیر طرح

اعجاز۔ عالی جناب سید اعجاز حسین صاحب لکھنوی

چاند سے موٹھ پہ ترے واہ کھلا کیا سہرا — دیدۂ مہر نے دیکھا نہین ایسا سہرا
رخ نوشاہ پہ باندھا جو روپہلا سہرا — ہو گیا پرتو عارض سے سنہرا سہرا
نہ تو مہلت تھی نہ مرغوب طبیعت تھی زمین — طرح مخصوص مین کس طرح سے کہتا سہرا
پھول بکھرے ہوے اک جا ہین رخ نوشہ پر — کیون نہ ہو رشک دہ عقد ثریا سہرا
بے سبب ہلتی نہین پھولونکی لڑیان رخ پر — جھومتا وجد کی حالت مین ہے سارا سہرا
چاند سی شکل کے لائق جو نہ لائی مالن — مہر نے تار شعاعی کا بنایا سہرا
آرزوے طالب دیدار کی کیونکر نکلے — بن گیا آج نقاب رخ زیبا سہرا
بڑھ گیا آرسی مصحف مین جو شوق دیدار — موٹھ سے سرکا دیا دولھا نے دولھن کا سہرا

جمع ہین تار نظر طالب دیدار کہ آج — غلطی سے جسے سمجھے ہے زمانا سہرا
دل پژمردہ احباب کو شاداب کیا — تونے دکھلا دیا اعجاز مسیحا سہرا
سیکڑون دل کیے مشتاق نظارہ کے اسیر — بنگیا رخ پہ ترے زلف چلیپا سہرا
جلوۂ عاشق و معشوق نظر آتا ہے — رخ روشن ترا یوسف ہے زلیخا سہرا
اے خوشا وقت کہ سسرال سے باشوق تمام — آیا کھولے ہوے آغوش تمنا سہرا
رونق چہرۂ نوشاہ بڑھی شادی سے — بنگیا غازۂ رخسار مصفا سہرا
شوخ چشمان زمانہ کا بنا ہے منظر — کیون نہو سیر گہہ آہوے سحرا سہرا
چنکے گلہاے مضامین گلستان خیال — رشتۂ نظم مین گوندھا ہے یہ سارا سہرا
قطعہ
دل یہ کہتا ہے کہ اس نظم مین لکھ سال خوشی — تا کہ ہو قابل تعریف سراپا سہرا

بس یہ اعجاز نے بلبل کی زبان سے لکھا
آج فیاض حسین آپکا اچھا سہرا
۱۳۲۲ھ

اقبال ۔ عالیجناب سید اقبال حسین صاحب رضوی نبیرۂ جناب سید میرن صاحب نامی مرحوم رئیس بلرام پور شاگرد عالیجناب میرزا محمد جعفر صاحب اوج

منھ پہ مقیش کا دولھا کے جو ڈالا سہرا — چاند سے منھ پہ بنا چاند کا ہالا سہرا
ہے جو نوشاہ گل تر تو ہے لالا سہرا — خالو صاحب کو مبارک ہو یہ اعلی سہرا
سایے مین باپ کے پھولے پھلے آباد رہے — شادی و عیش کے گھر کا ہے اوجالا سہرا
گوندھ لا رشتۂ الفت تو گلہاے مراد — بھائی باندھیگا مرا نازون کا پالا سہرا
نوشہ صاحب کا بنا باندھیگا مالن شب عقد — گل شبو کا تو جلدی سے بنا لا سہرا
اللہ پہیلا سے ہین لینے کو مبارک لڑ یا — ہو مبارک تجھے یہ چاہنے والا سہرا

بخشش وجود کا گردست نگر ہے کنگنا | حسن عارض کا ہے منھ دیکھنے والا سہرا
تھا جو دولھا کی نزاکت کا بہت پاس ادب | دوش پر نکہت کاکل نے سنبھالا سہرا

ہے عنایت یہ حسین ابن علی کی اقبال
ہے اسی وجہ سے سب سے ترا اعلا سہرا

سحر۔ جناب سید محفوظ علی صاحب سندیلوی برادر حضرت میر
منصب علی صاحب ہنر مرحوم

باندھا گھر نے یہ ترے باپ نے دیکھو سہرا | ہے کرن چاند کی گھر پہ یہ دیکھو سہرا
چشم جادو کے ترے سامنے سہرا ہی پڑا | دل لبھانے کے لیے ہو گیا جادو سہرا
ترے سہرے کے ستارے ہیں مہ و مہر فلک | کہکشاں لڑیاں ہیں اسکی کہ خوشرو سہرا
بولی سہرے کی مہک سے نگہ عروس سوسن | یعنی عارض سے ترے ہے گل شبو سہرا
بھائی بہنوں کو تری ماں کو ترے باوا کو | ہو مبارک تجھیں احباب یہ خوشبو سہرا

مدح اب سحر یہ کرتا ہے ترے سہرے کی
ہالہ ماہ ہے منھ پر ترے گرد سہرا

طالب۔ عالیجناب حکیم سید محمد شریف صاحب رئیس و زمیندار سیتاپور

ہو گئے نوشاہ کا ہمسایہ گیسو سہرا | مشک و عنبر سے کہیں بڑھ کے ہے خوشبو سہرا
خوشنما ہے رخ نوشاہ پہ دیکھو سہرا | کھینچے لیتا ہے دلوں کو زہے سو سہرا
اپنے جامہ میں سماتا ہی نہیں شادی سے | گل عارض سے بہم ہو کے یہ خوشبو سہرا
سر نوشاہ کے صدقے میں جو پائے ہیں عروج | ہے قدم لینے کو مائل سوے زانو سہرا
کیا خبر اسکو نہیں ہے کہ یہ تلواریں ہیں | بے خطر لیتا ہے جو بوسہ ابرو سہرا

جابجا اسمین مینا فاتہ جو نظر آتے ہین
چشم بینا مین بنا دیدۂ آہو سہرا

پھر بھی اپنی شعاعون مین چھپا جاتا ہے
خوشنما ہے رخ نوشاہ پہ دلجو سہرا

شرم سے رنگ رخ مہر ہوا تھا سب زرد
باندھ کر بزم مین بیٹھا جو وہ مہرو سہرا

عنبر و عود قماری کا بیان کیا مذکور
مشک کا بھی ہے دبائے ہوئے پہلو سہرا

اپنی جانب کو کشان ہے دل ہر فرد بشر
کیسے کیسے نہین چلتا ہوا جادو سہرا

روکش عقد ثریا تو نہین ہونے کا
طالب اس پیری مین کہتا ہی عبث تو سہرا

منظور۔ عالیجناب سید وزیر علی صاحب رئیس پہانی شاگرد
عالیجناب منشی اسمٰعیل حسین صاحب منیر مرحوم

نور افشان سر نوشہ پہ ہے ہر سو سہرا
مثل خورشید بنا یکرخ و یکرو سہرا

یہی ہوتا سبب دید رخ نوشہ سے ہے
رکھتا ہے شفق من خود قد دلجو سہرا

شہرت محفل شادی کی یہ ادنی ہے کشش
دشت سے آئے نکل دیکھنے آہو سہرا

ملتی دستار پہ نوشہ کے جگہ سے ہے اسکو
عقد کے بعد بدل دیتا ہے پہلو سہرا

جنبش باد سے ہلجاتی ہین لڑیان اکثر
چین پاتا نہین سب مین کسی پہلو سہرا

مشام سے جنس عروسی کی ہے خوشبو پھیلی
گوندھ کر لائی ہے کیا باد سحر تو سہرا

جنس نور رخ نوشاہ کا ہو وزن عیان
بنگیا اسلیے ہمشکل ترازو سہرا

سلک انجم کہون منظور کہ موتی کی لڑی
فرق رکھتا نہین دونون سے سر مو سہرا

نجم عالیجناب سید حیدر حسین صاحب بلگرامی۔

کیا کہا یہ کہ ہے رشک گل شب بو سہرا
وہی سہرا ہے جسے منہ سے کہیں تو سہرا

دونوں عارض پہ ہوا سے نہیں جنبش اسکو
وصل کی شب میں بدلنے لگا پہلو سہرا

دل کی لیتے تھے جو پہلے وہ ذرا دیکھیں تو
کیوں نہ ہوا اب تو ہوا ہمسر گیسو سہرا

بندھ گیا عکس ترے تار نظر کا سونے پہ
یہ حقیقت سے سمجھتا ہے جسے تو سہرا

خود پسندی سے بُری چیز حسینوں کے لیے
سونگھنا آپ ہے لپٹے لیے خوشبو سہرا

شب وصلت مہ نو دونوں ہیں اسکے معشوق
چومتا ہے کبھی گیسو کبھی ابرو سہرا

کھلکے کہدیتا ہے نوشاہ کے منہ پر دم ناز
کچھ لیتی نہیں رکھتا ہے سر مو سہرا

چھو لیا اسنے اگر شان بڑھی شانوں کی
تو مبارک کہ ہوا قوت بازو سہرا

آنکھ اوٹھانیکی اجازت نہیں دیتا ہے حجاب
اسقدر رکھتا ہے نوشاہ پہ قابو سہرا

یہ تو اک ناز ہے گستاخی خوبان کیا ہے
سر پہ چڑھنے کی نہ چھوڑیگا کبھی خو سہرا

آنکھیں جھپکی نہیں نوشاہ کی آرائش میں
رات بھر شوق میں دیکھا کیے آہو سہرا

حسن کو اہل نظر تولیں مشکل کیا ہے
دست قدرت نے بنایا ہے ترازو سہرا

مدعی حسن کا جو ہے وہ ہے تیرا شیدا
چشم و عارض رخ و گیسو لب ابرو سہرا

سبزۂ دہم ہے معشوق درین فصل بہار
اے خوشا وقت کہ یا ہم چو لب جو سہرا

سایہ آل عبا ہے ترے سر سے فیاض
اسلیے اور بھی دیتا ہے یہ خوشبو سہرا

یہ لو تھم بڑھے ماہ دوبالا ہو جائے
نجم اختر کو سنا دے جو کہیں تو سہرا

ظہور۔ عالیجناب منشی ظہور الحسن صاحب رئیس دیوی ضلع بارہ بنکی
مبارکباد فارسی

جلوۂ ساقی میخانہ مبارک باشد — عشرت آباد پریخانہ مبارک باشد
خانہ زاد تو بود دورۂ چرخ نیلی — مدت العمر تو خسرانہ مبارک باشد
مے و معشوق ہمہ دولت جاوید تو باد — ساقی و مہوش ترکانہ مبارک باشد
بادہ صاف چو از ساقی کوثر گیرند — لب بلب ساغر شکرانہ مبارک باشد

عافیت خواہ ظہور جگر افگار تو ہست
لب بلب ساغر شکرانہ مبارک باشد

مبارک باد اُردو

نام حق جلوۂ جانانہ مبارک ہووے — وصلت و لطف عروسانہ مبارک ہووے
جام جمشید رہے بادۂ عشرت سے بھرا — ساغر و ساقی مستانہ مبارک ہووے
دائما خانۂ عشرت کدہ آباد رہے — یہ پری اور پریخانہ مبارک ہووے
یا خدا شوق و محبت سے رہیں دونوں ہم — الفت نازش ترکانہ مبارک ہووے

خاکساران زمانہ کی دعا ہے یہ ظہور
نام حق جلوۂ جانانہ مبارک ہووے

قصیدہ

محتشمی مکرمی مرزا کاظم حسین صاحب لکھنوی

شب خلوت [illegible] پھر آئی بھر دے جام گلناری
حنائی ہاتھ سے ساقی چلے اب دور میخواری
[illegible] کی آنکھیں اک شراب [illegible] ہیں خود بھی
کہ چھلکی پڑتی ہے ہر بات سے مستی و سرشاری

وہ ڈورے سرخوش آنکھوں کے وہ نظریں مست مستانہ
کہ جو مل ملکے آپ اپنے لیے سہرا ہین زناری

گل و بلبل سے کوئی باغ مین جا کر خبر کردے
یہان آئین اگر مقصود ہو طائع کی بیداری

خوشا محفل الکٹرک لائٹ کا جسمین سبب یہ ہے
کہ وقت جوش عشرت کس لیے ہو شمع کی زاری

زہے عشرت کہ اب ہے جذب گویا روح پروانہ
گئے وہ دن کہ رسم سوز باطن جبکہ تھی طاری

مسرت ہر در و دیوار سے ٹپکی ہی پڑتی ہے
ہنسے دیتے ہین وہ جنپر ہے بار مہمانداری

لگایا جبکو کشتی مین اوٹھا کر زور الفت سے
بنایا ہے پئے نوشاہ سہرا اسقدر بھاری

وہ سہرا جسکے ہر اک برگ گل پر کلک صانع نے
نئے انداز سے رنگ قبا مین کی ہے گلکاری

وہ سہرا جو بندھا فیاض سے نوشاہ کے سر پہ
نہ ہے اقبال حسن آیا ہر اسے آئینہ داری

وہ سہرا حسن جنبش جسکی لڑیون کا اگر دیکھے
نہو پیر فلک کو پھر کبھی رعشے کی بیماری

سعادت کو لیے گھر مین بہو آتی ہے اختر کی

مبارک باد اک ذرہ کو طالع کی بیداری
وہ اختر جنسے روشن ہے ضیا کا نام دنیا مین
بشکل ماہ و مہر اب جو ہین مصروف ضیا باری
خدا بخشے صبا مرحوم کو اختر کے نانا تھے
ریاض نظم مین ہے فیض جنکا آج تک جاری
خدا رکھے بزرگ اس خاندان مین حضرت انجم
کہ ہے مصر سخن سنجی مین جنکی گرم بازاری
سیادت جنکی آخر جا کے ملجاتی ہے حیدر سے
وہ حیدر کرد یا جس نے دلون کو محو دینداری
وہ حیدر سیدہ خاتون کو جو یون بیاہ کر لایا
کہ بیت اللہ مین ہو جیسے نزول رحمت باری
عوض شملے کے جنکے فرق پر تاج شفاعت ہے
محمد کی نگاہ لطف کا سہرا تھا زرتاری
ہوے تھے اسقدر موتی نچھاور عقد مین جس کے
بھری ہین آج تک تارون سے جیب چرخ زنگاری
ٹپکتی ہے خوشی بام و در و دار النبوت سے
جدھر دیکھو ادھر شور مبارکباد ہے جاری
غدیر خم مین فرط شادمانی سے ہے جوش آیا
رہی باقی نہ وصل چشمہ کوثر سے دشواری

مبارک بادہ تو شان الست آؤ ادھر آؤ
سپےچلے پہر بعد اک مدت کے دور جام ونیداری
تمھارے ہی طرف ہے آج چشم ساقیٔ کوثر
خدا کے واسطے دکھلا دو فرد شوق میخواری
ہوئی تھی جس سے قسمت مومنوں پر باب خیبر کی
اوسی دست کرم سے بڑھ کے لو اب جام گلناری
شب معراج مین جو پردہ الفت سے نکلا تھا
خدا کی شان وہ ہاتھ اور تمھاری ناز برداری
دعا پہ ختم کر محشر اب اس نظم پریشان کو
رہین دو طعاو وطن خرم بحفظ ایزد باری

جلیل۔ عالی جناب قبلہ حافظ سید عبدالجلیل صاحب مارہروی
خلف سید امین امام صاحب مرحوم رئیس بچاباغ
بسم اللہ الرحمن الرحیم انہ لقادر علیم ۱۳۲۷ھ
وصلے اللہ علی نبیہ خیر الانبیاء و آلہ ۱۳۲۷ھ
تہنیت طوی فیاض حسین
۱۹۰۹ء

درین ایام از لطف الٰہی	دلم مسرور گردیدہ کماہی
عزیزی منعقد از فضل رب شد	پئے تاریخ آن از من طلب شد
بود قاسم حسین آن والدا و	کہ شد جامع پئے اخلاق نیکو
شدہ مستدعی تاریخ از من	شدم آمادہ تعمیل فوراً

دلم گردیده شد هشاش بشاش ‌‌ ‌‌ بگفتا که خدا مرزا قزلباش
ولیکن باشد این تاریخ فصلی ‌‌ ‌‌ اگر خواهی که بنمائیش اصلی ۱۳۱۱ف
تو لفظ میرزا را خوان مع الیا ‌‌ ‌‌ سنین هجریش گردد هویدا
الٰهی شادمان باشند زوجین ‌‌ ‌‌ در امن و در امان باشند زوجین
دل شان شاد بنمائی ز اولاد ‌‌ ‌‌ بود هر یک از ایشان مثل اجداد
چو مرحوم میرزا حاتم علی مهر ‌‌ ‌‌ به چرخ شعرگوئی منجلی مهر
وکالت در اله آباد می کرد ‌‌ ‌‌ سخن را نیز راه آباد می کرد
ولید نایبش آغا ضیا بود ‌‌ ‌‌ حکومت در ضلع ایٹہ بفرمود
قیاسش چارده ساله شماری ‌‌ ‌‌ سررشته داری و تحصیلداری
بدین در عهد سرافراز مانده ‌‌ ‌‌ ز حکام دگر ممتاز مانده
شده مشهور در رعب و در اجلال ‌‌ ‌‌ بکرّ و فرّ و عزّ و شان و اقبال
جهان حاکم در ایٹہ کمتر آمد ‌‌ ‌‌ به روح وی خدا رحمت فرستد
قضا را عارضش شد لرزه و تپ ‌‌ ‌‌ بدین حیله شده او واصل رب
بود مشهور دهر اخلاق عامش ‌‌ ‌‌ بماند بر زبان با خیر نامش
موجّع شد برات وی فتوّت ‌‌ ‌‌ به عمّ و والدم بودش اخوّت
روابط داشته مانند خویشان ‌‌ ‌‌ نه غیریت تنوّع بد در ایشان
مختیار و قصر آن نامی و یکتا ‌‌ ‌‌ در ایٹہ هر دو مدفون اند لے دا
بالفت و دو صد و هم بیست و شش ‌‌ ‌‌ پسر را با پدر کردند تدفین
همین جا مولد قاسم حسین است ۱۲۹۶ھ ‌‌ ‌‌ در ایٹہ آمده از نیست در هست

بباشد جشنہا در وقت میلاد   اب وجدش دہد انعام بکشاد
سخن سنجان لیے تاریخ وسہرا   درین تقریب نمودند انشا
شبیہ عشرت آن مجموعہ را نام   بود تاریخ وشد مطبوع در عام
سپس در مکتب از تاریخ وسہرا   رسالہ طبع شد مطبوع دلہا
مرکب ساز نعمت بالمسرت   رسد تاریخ ونام آن بدرکت
شدہ قاسم حسین آخر روانہ   بحمد اللہ موافق شد زمانہ
مقام اوست سیتاپور رحالا   کہ باشد کورٹ انسپکٹر در آنجا
شدش در لکھنؤ از من ملاقات   نمودہ بہید اظہار مسرات
ز دیدارش شدم من نیز مسرور   بود این مجملا شد آنچہ مسطور
مفصل حال را باید دفاتر   دلے آرد ملالت بہر خاطر
شعارم شاعری قطعاً نباشد   تملق در سخن از من نیاید
شدہ طبعم سوے تاریخ مائل   ہمین شغلم بود مرغوب از دل
قصیدہ ہم غزل قطعاً نگویم   بمیدان تخیل من نپویم
مضامین سادہ و اشعار سادہ   بود لیس بے مزہ گفتار سادہ
جلیل الحال تو دست دعا ہا   بصدق دل برآری بارالہا
بود قاسم معہ اولاد خود شاد   براعلیٰ عہدہ و تنخواہ برساد
شنو تعداد این اشعار آنہم   بود مشعر برابر عمر قاسم

ایضاً

تعالی اللہ این بالوے ہردی   شدہ چون داخل مشکوے فیاض

سپئے تاریخ آن با صد مسرت	رقم گردید زیبا طوی فیاض

۱۳۲۷ھ

ایضاً

این محفل عقد شد بصد زینت و زین	چون شیر و شکر شوند باہم زوجین
تاریخ طلب نمودہ قاسم ز جلیل	برخواند کہ عقد سعد فیاض حسین

۱۳۲۷ھ

رباعی

یارب برسول و فاتح بدر و حنین	این عقد مبارک کن بھر زوجین
تاریخ مسیحیش جلیل از خواہی	خوان تہنیت طوی فیاض حسین

۱۹۰۹ء

خاکسار دارین عبدالجلیل ۱۳۲۷ھ

قطعہ تاریخ عطیہ عالیجناب - مولوی خواجہ محمد عزیزالدین صاحب

پنشنر پروفیسر کیننگ کالج لکھنؤ

فیاض آنکہ جدش ہم ماہ بود و ہم مہر	با صد جمال و خوبی امسال گشت نوشاہ
سال قران سعدین بن مصرعیست روشن	نوشہ پسند وگاہ با مہر ہست یا ماہ

۱۳۲۷ھ

سہرا مصنفہ عالیجناب آغا سخاوت علی بیگ صاحب

ضیا مرحوم جد نوشاہ کہ تبرکاً شامل رسالہ ہذا کیا گیا۔

نہ کیوں دل کو کرے مسرور سہرا	آئینہ آنکھ کا ہے نور سہرا
نظر آیا سراپا نور سہرا	بنا تار نگاہ حور سہرا
جو قد بوٹا سا پتلا نور کا ہے	تو برگ و بار نخل طور سہرا
لپٹا سر پہ نوشہ نے اوڑھا کر	بنا تاج سر فغفور سہرا
چمن سے آئے بلبل انجمن میں	اگر ہے دیکھنا منظور سہرا

ہوا پابوسی نوشہ کا مائل نہین سر چڑھ کے بھی مغرور سہرا
خوشی سے خورمی سے لڑ گئی ہے انھین کانون پہ ہے معمور سہرا
کہین بدھی نزاکت سے نہ پڑ جائے رہے رخسار سے کچھ دور سہرا
مبارک ہو تجھے اے میرے نوشہ کہ یہ شادی کا ہے منشور سہرا
ہوا ہے نشہ کے ڈورون پہ طرہ سرور خاطر مسرور سہرا

ضیا ہے چاند سے دولہ کا میرے
ہوا شعرون مین جو مشہور سہرا

سب سے آخر مین اپنے جملہ معزز مہمانون کا جو لکھنؤ اور بیرونجات سے تکلیف فرما کر تشریف لائے اور اُن جملہ حضرات کا جنھون نے امور انتظامی وغیرہ مین میری مدد کی اور اہالیان پولیس و دیگر احباب کا جو میرے ساتھ بیاہنے کے لیے دو وطن کے گھر تک گئے اور حضرات شعرا کا جنھون نے سہرے تصنیف فرما کر اس کتاب کو زینت دی۔ شکریہ ادا کرتا ہون۔

قاسم حسین میرزا قزلباش۔ ۲۷ ذالحجہ ۱۳۲۸ھ
مطابق ۳۰ دسمبر ۱۹۱۰ء

تمت